۳۔ برطانوی حکومت کے اثرات

اس سبق میں ہم برطانوی حکومت کے بھارت پر ہونے والے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔

برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام : ہم نے دیکھا ہے کہ جغرافیائی دریافتوں کی وجہ سے یورپی حکومت بھارت کے ساحل تک کس طرح آ پہنچی۔ پرتگالی، ڈچ، فرانسیسی اور انگریز بھارت کے بازار پر قبضہ کرنے کے لیے مقابلہ آرا ہوگئے۔ انگریز جب بھارت میں تجارت کی غرض سے آئے تو ان سے پہلے آنے والے پرتگالیوں نے ان کی سخت مخالفت کی۔ بعد میں ان کے تعلقات دوستانہ ہوگئے اور مخالفت میں کمی آ گئی لیکن بھارت پر اپنا تسلط قائم کرنے کے لیے انگریزوں کو فرانسیسیوں، ڈچ اور مقامی حکمرانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

انگریز اور مراٹھے : مغربی بھارت میں ممبئی انگریزوں کا اہم مرکز تھا۔ انھوں نے آس پاس کے علاقوں کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ان علاقوں پر مراٹھوں کی گرفت مضبوط تھی۔ مادھوراؤ پیشوا کی موت کے بعد ان کے چچا رگھوناتھ راؤ نے پیشوا کے عہدے کی لالچ میں انگریزوں سے مدد مانگی۔ اس طرح انگریزوں کو مراٹھوں کی سیاست میں مداخلت کا موقع ہاتھ آیا۔

۱۷۷۴ء سے ۱۸۱۸ء تک مراٹھوں اور انگریزوں کے درمیان تین جنگیں ہوئیں۔ پہلی جنگ میں مراٹھا سرداروں نے متحد ہوکر انگریزوں کا مقابلہ کیا اس لیے انھیں برتری حاصل ہوئی۔ ۱۷۸۲ء میں 'سالبائی کا معاہدہ' ہونے پر انگریز - مراٹھا پہلی جنگ ختم ہوگئی۔

متعینہ فوج : لارڈ ویلزلی ۱۷۹۸ء میں گورنر جنرل بن کر بھارت آیا۔ اس کا مقصد پورے بھارت پر انگریزوں کا تسلط قائم کرنا تھا۔ اس لیے اس نے کئی دیسی ریاستوں کے حاکموں سے متعینہ فوج کا معاہدہ کیا جسے عہدِ معاونت کہتے ہیں۔ اس معاہدے کے مطابق انگریزوں نے حکمرانوں کو فوجی مدد دینے کا یقین دلایا لیکن اس کے لیے چند شرائط عائد کیں مثلاً دیسی حکمرانوں کو اپنی ریاست میں انگریز فوج تعینات کرنا ہوگا، متعینہ فوج کے اخراجات کے لیے کمپنی کو نقد رقم یا اس کے برابر آمدنی والا علاقہ دینا ہوگا، دیسی حکمراں اپنے آپس کے معاملات انگریزوں کی ثالثی سے طے کریں گے، اپنے دربار میں انگریز ریزیڈنٹ (نمائندہ) رکھنا ہوگا۔ بھارت کے بعض حکمرانوں نے اس طریقے کو قبول کرلیا اور اپنی آزادی گنوا بیٹھے۔

۱۸۰۲ء میں پیشوا باجی راؤ دوم نے انگریزوں سے متعینہ فوج کا معاہدہ کرلیا۔ یہ 'وسئی معاہدہ' کے نام سے مشہور ہے لیکن بعض مراٹھا سرداروں کو یہ معاہدہ منظور نہ تھا اس لیے دوسری مراٹھا-انگریز جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں فتح پانے کے بعد مراٹھا حکومت میں انگریزوں کی دخل اندازی بڑھنے لگی۔ آخر تنگ آ کر باجی راؤ دوم نے انگریزوں کے خلاف اعلانِ جنگ کردیا۔ اس جنگ میں انھیں شکست ہوئی۔ ۱۸۱۸ء میں انھوں نے اطاعت قبول کرلی۔ اس دوران مغلیہ سلطنت کی راجدھانی دلّی عملاً دولت راؤ شندے کی زیرنگرانی تھی۔ شندے کی فوج کو شکست دے کر جنرل لیک نے مغل بادشاہ کو قبضے میں لے کر ہندوستان کو فتح کرلیا۔

چھترپتی پرتاپ سنگھ : جب پیشوائی کا خاتمہ ہوا اس وقت ستارا کے چھترپتی پرتاپ سنگھ گدی پر تھے۔ انگریزوں نے ان سے معاہدہ کرکے حکومت کے انتظامات میں مدد کرنے کے لیے گرینڈ ڈف نامی افسر کو نامزد کیا۔ بعد میں انھیں گدی سے اُتار کر کاشی بھیج دیا گیا جہاں ۱۸۴۷ء میں ان کی موت ہوگئی۔

چھترپتی پرتاپ سنگھ

چھترپتی پرتاپ سنگھ کے وزیر رنگو باپوجی گپتے نے انگلستان تک جا کر اس ناانصافی کے خلاف فریاد کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ آگے چل کر لارڈ ڈلہوزی نے گود لینے کی رسم کو نامنظور کرکے ۱۸۴۸ء میں ستارا کی حکومت کو ضم کرلیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چھترپتی پرتاپ سنگھ نے ستارا شہر میں ایوتیشور مندر کی پچھلی جانب اور مہادرا کے مقام پر تالاب تعمیر کرکے اس کا پانی شہر میں پہنچایا۔شہر میں سڑکیں بنوائیں۔سڑک کے دونوں جانب درخت لگوائے۔لڑکے لڑکیوں کو سنسکرت، مراٹھی اور انگریزی سکھانے کے لیے اسکول قائم کیے۔ وہیں ایک چھاپہ خانہ بنایا اور کئی مفید کتابیں چھپوائیں۔ ۱۸۲۷ء میں سیاست کے موضوع پر 'سبھانیتی' نامی کتاب لکھ کر چھپوائی۔ انھوں نے ستارا سے مہابلیشور ہوتے ہوئے پرتاپ گڑھ تک سڑک بنوائی۔ اسی سڑک کو آگے مہاڈ تک لے جایا گیا۔ چھترپتی پرتاپ سنگھ روزانہ خود روزنامچہ لکھا کرتے تھے۔

بھارت پر برطانوی حکومت کے اثرات

دوعملی نظامِ حکومت : رابرٹ کلائیو نے ۱۷۶۵ء میں بنگال میں دوعملی نظامِ حکومت قائم کیا۔لگان وصول کرنے کا کام کمپنی نے اپنے ذمے رکھا لیکن امن و امان اور انتظامی اُمور کی ذمے داری بنگال کے نواب کے سپرد کردی۔ اسی کو 'دوعملی نظامِ حکومت' کہتے ہیں۔

کچھ عرصے بعد ہی دوعملی نظامِ حکومت کے برے نتائج ظاہر ہونے لگے۔عوام سے بطور محصول وصول کیے ہوئے روپوں سے کمپنی کے افسران اپنی جیبیں بھرنے لگے۔ بھارت سے تجارت کرنے کا پروانہ صرف ایسٹ انڈیا کمپنی کو حاصل تھا اس لیے انگلستان کی دوسری تجارتی کمپنیاں اس سے حسد کرتی تھیں۔ کمپنی کے بھارت میں کیے جانے والے کاروبار پر انگلستان میں تنقیدیں ہونے لگیں۔ اس لیے انگلستان کی پارلیمنٹ نے کمپنی کے کاروبار پر قابو رکھنے کے لیے چند اہم قوانین بنائے۔

پارلیمنٹ میں منظور کردہ قوانین : ۱۷۷۳ء کے 'ریگولیٹنگ ایکٹ' کی رو سے بنگال کے گورنر کو 'گورنر جنرل' کا اعلیٰ عہدہ دیا گیا۔اس قانون کی رو سے لارڈ وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل بن گیا۔اسے ممبئی اور مدراس کے علاقوں کی پالیسیوں پر کنٹرول رکھنے کا اختیار دیا گیا۔اس کی مدد کے لیے چار اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔

۱۷۸۴ء میں بھارت سے متعلق پِٹ کا قانون منظور کرلیا گیا۔ بھارت میں کمپنی کے کاروبار پر پارلیمنٹ کی بالادستی قائم رکھنے کے لیے ایک مستقل نگراں بورڈ بنایا گیا۔ بھارت کے سیاسی معاملات میں کمپنی کو احکامات نافذ کرنے کا اختیار اس بورڈ کو دیا گیا۔ بعد ازاں ۱۸۱۳ء، ۱۸۳۳ء اور ۱۸۵۳ء میں بھارت میں کمپنی کے کاروبار میں رد و بدل کرنے کے لیے پارلیمنٹ نے قوانین بنائے۔ اس طرح بھارت میں کمپنی کی انتظامیہ پر انگلستان کی حکومت کا بالواسطہ قبضہ ہوگیا۔

برطانوی حکومت کی آمد کے ساتھ ہی بھارت میں نیا انتظامِ حکومت رائج ہوا۔ملکی نوکرشاہی، فوج، محکمۂ پولس اور عدلیہ بھارت میں انگریزوں کی حکومت کے اہم ستون تھے۔

ملکی نوکرشاہی : بھارت میں انگریزوں کی حکومت کو مستحکم بنانے کے لیے انھیں نوکرشاہی کی ضرورت تھی۔ لارڈ کارنوالس نے اس نوکرشاہی کی تشکیل کی۔ یہ ملکی نوکرشاہی انگریزوں کی انتظامیہ کا ایک اہم جز بن گئی۔ لارڈ کارنوالس نے کمپنی کے افسران پر پابندی عائد کردی کہ وہ اپنی ذاتی تجارت نہ کریں۔ اس کے لیے اس نے افسران کی تنخواہوں میں اضافہ کردیا۔

اس نے انگریزوں کے زیرِ اقتدار علاقوں کو انتظامی سہولت کی غرض سے ضلعوں میں تقسیم کردیا۔کلکٹر ضلع کا حاکمِ اعلیٰ ہوتا تھا۔محصول جمع کرنا، انصاف کرنا، امن و امان اور نظم و نسق قائم رکھنا اس کی ذمے داری تھی۔ افسران کا تقرر مقابلہ جاتی امتحان انڈین سول سروس (آئی سی ایس) کے ذریعے کیا جانے لگا۔

فوج اور پولس دستہ : بھارت میں انگریزوں کے زیرِ اقتدار

علاقوں کی حفاظت کرنا، نئے علاقوں پر قبضہ کرنا اور بھارت میں انگریزوں کے خلاف بغاوت کو فرو کرنا فوج کی ذمہ داری تھی۔ ملک میں قانون اور نظم و نسق قائم رکھنا محکمۂ پولس کے ذمے تھا۔

عدالتی نظام : انگریزوں نے انگلستان کے عدالتی نظام کی طرز پر بھارت میں نیا عدالتی نظام قائم کیا۔ ہر ضلع میں دیوانی معاملات سے متعلق مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لیے دیوانی عدالتیں اور جرائم سے متعلق مقدمات کے لیے فوجداری عدالتیں قائم کیں۔ ان کے فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے کے لیے عدالتِ عالیہ (ہائی کورٹ) قائم کی۔

قانونی مساوات : بھارت میں پہلے مختلف مقامات پر مختلف قوانین رائج تھے۔ انصاف کے معاملے میں ذات پات کی تفریق کی جاتی تھی۔ لارڈ میکالے کی سربراہی میں قائم کردہ قانونی کمیٹی نے قانونی ضوابط طے کیے اور پورے بھارت میں یکساں قانون نافذ کیا۔ انگریزوں نے یہ اُصول رائج کیا کہ قانون کی نظر میں تمام افراد مساوی ہیں۔

اس نظام میں بھی بعض خرابیاں تھیں۔ یورپ کے لوگوں پر مقدمات دائر کرنے کے لیے علیحدہ عدالتیں اور الگ قوانین تھے۔ نئے قوانین عام لوگوں کی فہم سے بالاتر تھے۔ عام لوگوں کے لیے انصاف حاصل کرنا بہت مہنگا ثابت ہوتا تھا اور برسہا برس مقدمات جاری رہتے تھے۔

انگریزوں کی معاشی پالیسی : قدیم زمانے سے بھارت پر حملے ہوتے رہے ہیں۔ بہت سے حملہ آوروں نے اسی ملک میں بود و باش اختیار کرلی۔ وہ بھارتی تہذیب میں گھل مل گئے۔ انھوں نے اگرچہ یہاں حکومت بھی کی لیکن بھارت کے معاشی نظام میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی مگر انگریزوں کا معاملہ اس کے برعکس تھا۔

انگلستان جدید (ترقی یافتہ) ملک تھا۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے وہاں سرمایہ دارانہ نظام رائج ہوگیا تھا۔ انگریزوں نے بھارت میں ایسا معاشی نظام قائم کیا جس سے ان کا معاشی نظام پھل پھول سکے۔ اس وجہ سے انگلستان کو مالی منفعت حاصل ہوئی لیکن ہندوستانیوں کا معاشی استحصال ہونے لگا۔

لگان وصول کرنے کی پالیسی : انگریزوں کی عملداری سے پہلے معاشی نظام کے لحاظ سے دیہات خود کفیل تھے۔ کاشتکاری اور دیگر پیشوں کے ذریعے دیہاتوں کی ضرورتیں دیہاتوں میں ہی پوری ہوجاتی تھیں۔ زمین کا لگان حکومت کی آمدنی کا خاص ذریعہ تھا۔ انگریزوں سے پہلے کے زمانے میں زمین کا لگان فصل کی نوعیت کے لحاظ سے مقرر کیا جاتا تھا۔ فصل اچھی نہ ہونے پر لگان میں رعایت دی جاتی تھی۔ لگان زیادہ تر اناج کی شکل میں وصول کیا جاتا تھا۔ لگان کی ادائیگی میں تاخیر ہونے پر کسانوں کی زمینیں ضبط نہیں کی جاتی تھیں۔

آمدنی میں اضافے کے لیے انگریزوں نے محصول کے طریقۂ کار میں اہم تبدیلیاں کیں۔ انگریزوں نے زمین کی پیمائش کرکے زمین کے رقبے کے لحاظ سے لگان کی رقم مقرر کی۔ لگان نقدی کی صورت میں نیز مقررہ میعاد کے اندر ادا کرنا لازمی قرار دیا۔ یہ قانون بنایا گیا کہ مقررہ میعاد کے اندر لگان ادا نہ کرنے کی صورت میں کسانوں کی زمینیں ضبط کرلی جائیں گی۔ لگان وصول کرنے کا انگریزوں کا طریقۂ کار بھارت کے مختلف مقامات پر مختلف تھا۔ ہر جگہ کسانوں کا استحصال ہوتا تھا۔

لگان وصولی کے نئے طریقے کے اثرات : دیہی زندگی پر لگان وصولی کے نئے طریقۂ کار کے برے اثرات پڑے۔ لگان کی رقم بھرنے کے لیے جو قیمت آتی اس پر کسان اپنی فصل بیچنے لگے۔ تاجر اور دلال نامناسب اور کم داموں میں کسانوں کا مال خریدنے لگے۔ بعض مرتبہ کسانوں کو لگان کی ادائیگی کے لیے ساہوکاروں کے پاس اپنی زمین رہن رکھ کر قرض لینا پڑتا تھا۔ اس لیے کسان مقروض ہوگئے۔ قرض نہ ادا کرنے کی صورت میں انھیں اپنی زمینیں فروخت کرنا پڑتی تھیں۔ اس طرح حکومت، زمیندار، ساہوکار اور تاجر سب مل کر کسانوں کا استحصال کرتے تھے۔

کاشتکاری کو تجارت بنانا : کسان پہلے خصوصی طور پر اناج ہی اُگاتے تھے۔ یہ اناج ان کے گھر میں استعمال کے لیے اور گاؤں کی ضرورت پوری کرنے کے کام آتا تھا۔ انگریز حکومت کپاس، نیل، تمباکو، چائے وغیرہ نقدی فصلوں کی حوصلہ افزائی کرنے لگی۔ اناج کی فصلیں اُگانے کی بجائے نفع بخش تجارتی فصلیں اُگانے پر زور دیا جانے لگا۔ اس عمل کو 'کاشتکاری کو تجارت بنانا' کہتے ہیں۔

قحط سالی : ۱۸۶۰ء سے ۱۹۰۰ء تک کے دور میں بھارت میں زبردست قحط پڑا لیکن انگریز حاکموں نے پوری مستعدی سے قحط سے نپٹنے کی کوشش نہیں کی نیز آب رسانی کے منصوبے پر بھی زیادہ رقم خرچ نہیں کی گئی۔

نقل وحمل اور مواصلاتی نظام میں اصلاح : انگریزوں نے تجارتی ترقی اور انتظامی سہولت کے پیشِ نظر بھارت میں نقل و حمل اور مواصلات کی جدید سہولتیں فراہم کیں۔ کولکاتا اور دہلی کو جوڑنے والی قومی شاہراہ تعمیر کی۔ ۱۸۵۳ء میں ممبئی - تھانہ کے راستے پر ریل گاڑی دوڑنے لگی۔ اسی سال انگریزوں نے بھارت میں لاسلکی کے ذریعے پیغام رسانی کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے ذریعے بھارت کے بڑے شہروں اور فوجی چھاؤنیوں کو جوڑ دیا گیا۔ علاوہ ازیں انگریزوں نے ڈاک خانے کا نظام بھی شروع کیا۔

ممبئی - تھانہ ریل گاڑی (۱۸۵۳ء)

ان اصلاحات کی وجہ سے بھارت کی سماجی زندگی پر دوررس اثرات مرتب ہوئے۔ ملک کے مختلف حصوں میں لوگوں کے باہمی تعلقات میں اضافہ ہوا۔ اس وجہ سے ان کے درمیان اتحاد کا جذبہ بیدار ہوا۔

بھارت کی قدیم صنعت وحرفت کا زوال : بھارت سے انگلستان جانے والے مال پر انگریز حکومت نے زبردست ٹیکس لگایا۔ اس کے برعکس انگلستان سے بھارت میں درآمد کیے جانے والے مال پر ٹیکس کم کر دیا۔ انگلستان سے درآمد شدہ مال مشینوں پر تیار کیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے یہ مال بڑے پیمانے پر اور کم لاگت میں تیار ہوتا تھا۔ ایسے سستے مال کا مقابلہ کرنا بھارتی کاریگروں کے بس کی بات نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بھارت کی روایتی صنعتیں ختم ہوگئیں اور بے شمار کاریگر بے کار ہوگئے۔

بھارت میں نئی صنعت وحرفت کی ترقی : انگریز حکومت کا تعاون، انتظامی امور کا تجربہ اور سرمایہ جیسے بنیادی عوامل کے فقدان کی وجہ سے بھارتی صنعت کار بڑی تعداد میں ترقی نہ کر سکے مگر بعض ہندوستانیوں نے ان دشواریوں پر قابو پاکر صنعتیں قائم کیں۔

۱۸۵۳ء میں کاوس جی نانا بھائی داور نے ممبئی میں سوتی کپڑے کی پہلی مِل شروع کی۔ ۱۸۵۵ء میں بنگال میں رِشرا کے مقام پر پٹ سن کا پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ ۱۹۰۷ء میں جمشید جی ٹاٹا نے جمشید پور میں 'ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی' نامی فولاد بنانے کا کارخانہ قائم کیا۔

جمشید جی ٹاٹا

بھارت میں کوئلہ، دھات، شکر، سیمنٹ اور کیمیائی اشیا کی صنعتیں بھی شروع ہوئیں۔

سماجی اور تہذیبی اثرات : اُنیسویں صدی میں یورپ میں انسان دوستی، عقلیت پسندی، جمہوریت، حب الوطنی، وسیع الخیالی کے اقدار پر مبنی ایک نیا عہد وجود میں آچکا تھا۔ مغربی دنیا میں ہونے والی ان تبدیلیوں سے بھارت کا متاثر ہونا فطری عمل تھا۔ بہتر انتظامِ حکومت کی خاطر انگریزوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ بھارت کے سماج سے متعارف ہوں۔ اس مقصد کی حصولیابی کے

لیے انھوں نے یہاں کے رسم و رواج، تاریخ، ادب، فنون نیز یہاں کی موسیقی اور چرند پرند کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ ۱۷۸۴ء میں انگریز افسر ولیم جونس نے کولکاتا میں 'ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال' نامی ادارہ قائم کیا۔ جرمن مفکر میکس میولر نے بھارت کے مذہب، زبانوں اور تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ ان مثالی واقعات کی وجہ سے بھارت کے نئے تعلیم یافتہ افراد میں اس حقیقت کا شدید احساس ہوا کہ انھیں بھی اپنے مذہب، تاریخ اور رسم و رواج کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیے۔

انگریزوں نے بھارت میں کئی قوانین وضع کیے۔ ۱۸۲۹ء میں لارڈ بینٹنک نے ستی کی رسم پر پابندی کا قانون بنایا۔ ۱۸۵۶ء میں لارڈ ڈلہوزی نے بیواؤں کی دوسری شادی کی اجازت کے قانون کو منظوری دی۔ یہ قوانین سماجی اصلاح میں مدد و معاون ثابت ہوئے۔

انگریزوں کو انتظامِ حکومت کے لیے انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کی ضرورت تھی۔ لارڈ میکالے کی تجویز پر ۱۸۳۵ء میں بھارت میں انگریزی تعلیم دینے کا آغاز ہوا۔ نئی تعلیم کے ذریعے ہندوستانیوں کو نئے مغربی افکار، جدید اصلاحات، سائنس اور تکنیکی علوم سے روشناس کرایا گیا۔ ۱۸۵۷ء میں ممبئی، کولکاتا اور مدراس میں یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ مغربی تعلیم یافتہ متوسط طبقے نے بھارت میں سماجی بیداری کی قیادت کی۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ پرتگالی، ....، فرانسیسی اور انگریز بھارت کے بازار پر قبضہ کرنے کے لیے مقابلہ آرا ہوگئے۔

(الف) آسٹریائی (ب) ڈچ

(ج) جرمن (د) سویڈش

۲۔ ۱۸۰۲ء میں .... پیشوا نے انگریزوں سے متعینہ فوج کا معاہدہ کیا۔

(الف) بڑے باجی راؤ (ب) سوائی مادھوراؤ

(ج) پیشوا نانا صاحب (د) باجی راؤ دوم

۳۔ جمشید جی ٹاٹا نے .... میں 'ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی' نامی فولاد بنانے کا کارخانہ قائم کیا۔

(الف) ممبئی (ب) کولکاتا

(ج) جمشید پور (د) دلّی

(۲) درج ذیل تصورات واضح کیجیے۔

۱۔ ملکی نوکر شاہی

۲۔ کاشتکاری کو تجارت بنانا

۳۔ انگریزوں کی معاشی پالیساں

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ بھارت کے کسان مقروض ہوگئے۔

۲۔ بھارت کی پرانی صنعت و حرفت ختم ہوگئی۔

(۴) سبق کی مدد سے درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

شخص	کام
لارڈ کارنوالس	....
....	ستی کی رسم پر پابندی کا قانون بنایا
لارڈ ڈلہوزی	....
....	'ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال' کا قیام

سرگرمی

انگریزوں کی انتظامیہ، تعلیم، نقل و حمل اور مواصلات میں کی گئی اصلاحات کی معلومات مع تصاویر جمع کیجیے۔

A2HY7T